

تعارف و تبصرہ

طب اسلامی برصغیر میں

خدا بخش اورنٹل پبلک لائبریری پٹنہ

تقسیم کارمکتیہ جامعہ سینڈھ جامعیہ سنگھ نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

صفحات ۲۳۲ + ۷۴ + ۹۴ طبعیت لیتھوٹن اشاعت: ۱۹۸۵ء قیمت پچاس روپے

طب کا شمار ان زر خیز علوم میں ہوتا ہے جن پر علمائے اسلام نے کافی خاموشی کی ہے اور اپنے نتائج فکر کو گرفتہ رخصتیا کی شکل میں پیش کیا ہے۔ عہد اسلامی سے قبل طب کا جو سرمایہ دوسری قوموں اور ملکوں میں موجود تھا مسلم علماء نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اسے سہل الاستفادہ بنانے کے لیے عربی زبان میں منتقل کیا اور پھر اس میں اپنے تجربات کا قابل قدر اضافہ کیا۔ چنانچہ ان کے ذریعہ ایک نئی طب وجود میں آئی جسے طب اسلامی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

لیکن یہ ایک المیہ ہے کہ علماء اسلام نے طب اسلامی پر جو انتہائی قیمتی سرمایہ فراہم کیا ہے اسے طباعت و اشاعت کے مرحلے سے گزر کر اہل فن کے بڑے طبقہ تک پہنچنے کا موقع نہیں ملا اور مخطوطات کی شکل میں اس سے استفادہ انتہائی محدود رہا۔ اس طرح ایک زمانہ گزرنے کے بعد بہت سے اہم طبی مصادر و مراجع حوادثِ زمانہ کی نذر ہو گئے اور صرف تاریخ طب کی کتابوں کے ذریعہ ان کی یاد باقی رہ گئی اور بہت سے ایسے ہیں جن کے صرف ایک یا دو نسخے پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ غنیمت ہے کہ عالم عربی میں پائی جانے والی بعض لائبریریوں نے اپنے مخطوطات کے کٹلاگ شائع کر دیے ہیں اور کچھ ادارے مخطوطات کے جمع و حفاظت اور نشر و اشاعت کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ماضی قریب میں دوسرے علوم کی طرح طب کے مخطوطات کی بھی فہرستیں تیار کرنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے ۱۹۶۸ء میں ایک طویل مقالہ تیار کیا تھا جو مصادر جدیدہ عن تاریخ الطب عند العرب کے عنوان سے مجلہ معبد المخطوطات العربیہ جلد ۱۱ شمارہ دوم میں شائع ہوا تھا۔ مستشرق بروکلمان نے بھی

اپنی کتاب تاریخ الادب العربی میں بہت سے اہم طبی مصادر کا تذکرہ کرتے ہوئے دنیا میں پائے جانے والے ان کے مخطوطات کی طرف اشارہ کیا ہے اور سب سے قابل قدر کام تو ڈاکٹر فواد سرنگین کا ہے کہ انھوں نے اپنی مشہور تصنیف تاریخ التراث العربی کی ایک جلد میں طبی مخطوطات کا تذکرہ کیا ہے۔

طب کے موضوع پر تصنیف و تالیف کے میدان میں غیر منقسم ہندوستان بھی پیچھے نہیں رہا ہے۔ یہاں کے مسلم اطباء نے قابل قدر تصنیفات مرتب کی ہیں اور عرب اطباء کی تصنیفات سے بھی استفادہ کیا ہے چنانچہ ہندوستان کی مختلف لائبریریوں اور ذاتی ذخیروں اور کلکشنز میں اسلامی طب کا ایک بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔ لیکن ان سے استفادہ بہت دشوار ہے کیونکہ بہت کم لائبریریاں ہیں جنہوں نے اپنے مخطوطات کی فہرستیں شائع کی ہیں اور ذاتی ذخیروں میں کون کون سے مخطوطات ہیں اس کی معلومات حاصل کرنا تو اور بھی دشوار ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ ان لائبریریوں اور ذاتی ذخیروں میں طب کا جو قابل قدر سرمایہ محفوظ ہے اس کا تفصیل اور باریکی کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور ان میں سے اہم مخطوطات کی ایک جامع فہرست تیار کی جائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری پٹنہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد رضا بیدار صاحب کو کہ انھوں نے بیدار مغزی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور مارچ ۱۹۸۷ء میں پہلے جنوبی ایشیائی علاقائی سمینار کا اہتمام کیا۔ اس سمینار کے کچھ سیشن پٹنہ میں اور کچھ دہلی میں ہوئے۔ اس میں ہندوستان کے علاوہ پاکستان کے اطباء، کرام اور محققین بھی شریک ہوئے۔ اس میں فاضل اطباء اور دانشوروں نے اپنے اپنے ملک میں پائے جانے والے عربی فارسی اور اردو کے اہم طبی مخطوطات پر مقالے پیش کیے اور اس فن کے ماہرین نے اہم مخطوطات کی جامع فہرستیں پیش کیں۔ ان مقالات اور فہرستوں کی روشنی میں ایک جامع فہرست تیار کی گئی۔ یہ مقالات قدرے ایڈیٹنگ کے بعد اور فہرست نظر ثانی کے بعد خدا بخش جرنل کے شمارے ۲۹ء، ۳۰ء، ۳۱ء اور ۳۲ء میں شائع ہوئے تھے، انھیں کو زیر تبصرہ کتاب کی صورت میں دوبارہ شائع کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلے حصہ کے شروع میں عابد رضا بیدار صاحب نے پیش گفتار کے عنوان سے خدا بخش لائبریری اور طب پر ہونے والے پہلے جنوبی ایشیائی

طب اسلامی برہنہ میں

علاقائی سمینار کا تعارف کرایا ہے، پھر حکیم عبدالحمید صاحب چیرمین ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن نئی دہلی کا خطبہ صدارت ہے۔ اس کے بعد سمینار میں پیش کیے گئے مقالات تحریر ہیں ان میں سے بعض مقالات میں کچھ اہم مخطوطات کا تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے اور بعض میں پاکستان اور ہندوستان کے مختلف کتب خانوں اور ذاتی ذخیروں میں محفوظ اہم طبی مخطوطات کا مختصر تعارف ہے۔ دوسرے حصے میں فارسی، عربی اور اردو مخطوطات کی جامع فہرستیں ہیں۔ جن میں سے ہندوستان کے کتب خانوں کی فہرست خود ادارہ نے اور پاکستان کے کتب خانوں کی فہرست جناب احمد منزوی اور حکیم محمود احمد برکاتی صاحب نے تیار کی ہے۔ فہرست میں مصنف کے ذکر کے ساتھ ساتھ مخطوط جس کتب خانہ یا ذاتی ذخیرہ کی زینت ہے اس کی بھی حرّت کردی گئی ہے۔ آخر میں مصنفین کا اشاریہ بھی تیار کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان کے کتب خانوں کی فہرست کے بعد ایک ضمیمہ ہے جس میں فہرست تیار ہونے کے بعد جو مواد اسے تحریر کیا گیا ہے۔ ’’تصحیح و اضافہ‘‘ کے عنوان کے ذیل میں فہرست میں موجود کتابت وغیرہ کی اغلاط کی تصحیح کی گئی ہے۔ نیز فہرست میں مندرج مخطوطات جن مزید کتب خانوں میں پائے گئے ان کی اطلاع درج کر دی گئی ہے، اس سے ادارہ کی سہل نگاری کا اشارہ ملتا ہے کہ جرنل کے شماروں میں شائع شدہ مواد کو جوں کا توں کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔ اگر ضمیمہ اور تصحیح و اضافہ کو الگ سے شائع کرنے کے بجائے ان کی روشنی میں فہرست کو از سر نو تیار کر کے شامل کتاب کیا جاتا تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوتا اور استفادہ میں بھی آسانی ہوتی۔

بہر حال عابد رضا بیدار صاحب طبی حلقہ کی جانب سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے غیر طبیب ہوتے ہوئے بھی طب کی ایک عظیم خدمت کی۔ ایک اچھا سمینار منعقد کروایا اور اس میں پیش کیے جانے والے مقالات اور ان کی روشنی میں تیار کردہ جامع فہرستوں کی اشاعت کی۔

(ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت انفرادی خریداریاں اپنے خریدار کے کانبرا اور ایجنسیاں اپنے ایجنسی کے کانبرا لکھیں۔ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھیں۔ منیجر